زیارت عاشورا کے بعد کی دعاء کا ترجمہ

یا اللہ یا اللہ یا اللہ مضطرب (بیچاروں) کی دعاء قبول کرنے والے, غم زدوں کے غم کو دور کرنے والے, فریاد کرنے والوں کی فریاد سننے والے, اے داد خواہوں کے داد رس, اے وہ جو میری رگ گردن سے بھی مجھ سے قریب ہے۔ اے وہ ذات جو انسان اور اس کے قلب کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ اے وہ ذات جو اعلی منظر اور افق مبین میں ہے۔ اے وہ جو رحمان و رحیم ہے اور عرش جس کے اختیار میں ہے۔ اے وہ جو نگاہوں کی خیانت کو جانتا ہے اور دلوں کے پوشیدہ امر کو پہچانتا ہے۔ اے وہ جس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ اے وہ جس پر آوازیں مشتبہ نہیں ہوتیں۔ اے وہ جس کو حاجتوں کا طلب کرنا رنج نہیں دیتا۔ اے وہ جسے التماس کرنے والوں کی التماس رنجیدہ وملول نہیں کرتی۔ ہر ختم ہوئی چیز کا علم رکھنے والے, ہر بکھرے ہوے کو جمع کرنے والے, اور اے نفسوں کو موت کے بعد پیدا کرنے والے۔ اے وہ جس کی شان ہر روز ایک نئے انداز سے جلوہ گر ہے۔ اے حاجتوں کو پورا کرنے والے, اے غموں کو دور کرنے والے, اے سوال کرنے والے کو عطا کرنے والے۔ اے رغبتوں کے مالک, اے تمام امور کے لئے کافی ہو جانے والے, اے وہ جو ہر ایک کے لئے کافی ہوتا ہے, اے وہ جس کے لئے آسمان و زمین کی کوئی چیز کفایت نہیں کرتی۔ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں محمد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کے واسطہ سے, علی ع مومنین کے امیر کے حق کے واسطہ سے, اور تیرے نبی کی صاحبزادی فاطمہ ع کے حق اور حسن وحسین علیھم السلام کے حق کے واسطہ سے۔ میں ان حضرات کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں اپنے اس مقام کے ساتھ رجوع ہوا ہوں

اوران سے متوسل ہوں , ان سے شفاعت کا طالب ہوں تیری بارگاہ میں ۔

میں ان ذوات مقدسہ کے حق کے وسیلہ سے تجھ سے درخواست کرتا, قسم یاد کرتا ہوں اور قسم دیتا ہوں تجھ کو اس شان کی جو ان بزرگواروں کی تیرے نزدیک ہے اور اس قدرو منزلت کی جو ان کی تیرے پاس ہے , اور جس کے ذریعہ تو نے ان کو عالمین پر فضیلت عطا کی , اور تیرے اس مخصوص نام کے ذریعہ جسے تو نے ان کے نزدیک قرار دیا اور ان کو مخصوص کیا عالمین کے مقابلہ میں , اور جس کے ذریعہ تو نے ان کو جدا کیا اور ان کی فضیلت کو جدا کیا عالمین کی فضیلت سے یہاں تک کہ ان کا فضل و کمال تمام مخلوق پر بلند و برتر ہو گیا میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ محمد و آل محمد ﷺ پر درود نازل کر اور مجھ سے غم والم و مصیبت کو دور کردے اور میرے اہم امور کے حل کے لئے کافی ہو جا۔

میرے قرض کو ادا کردے اور مجھ کو مفلسی سے بچالے ۔ مجھ کو فاقہ سے بچا اور مخلوق کے سامنے ہاتھ پھلانے سے محفوظ رکھ ۔ میرے لئے کافی ہو جا اس کے غم سے جس سے میں ڈر رہا ہوں اور اسکی سختی سے جس میں ڈرتا ہوں اور اس کی دشواری سے جس سے میں ڈرتا ہوں ,

اور اس کے شر سے جس میں ڈرتا ہوں اور اس کے مکر سے جس سے میں ڈرتا ہوں , اور اسکی بغاوت سے جس سے میں ڈرتا ہوں , اور اس کے ظلم سے جس سے میں ڈرتا ہوں , اور اس کے تسلط سے جس سے میں میں ڈرتا ہوں , اور اس کے دھوکے سے جس سے میں ڈرتا ہوں , اور اسکی قدرت سے جس سے میں ڈرتا ہوں ۔ مجھ سے دور کردے دھوکہ دینے والے کے دھوکے کو اور مکاری کرنے والے کے مکر کو ۔ پروردگار جو میرے ساتھ جیسے شر کا

ارادہ کرے تو اس کے لئے ویسا ہی شر لوٹا دے, اور جو میرے ساتھ دھوکہ کرے تو اس کے ساتھ وہی کر اور مجھ سے اس کے دھوکہ, مکر سختی اور تکلیف کو دور کر دے اور مجھ سے اس کو روک دے جیسے تو چاہے اور جہاں چاہے۔

پروردگار میرے لئے اس کا شر ختم ہو جائے تو اسے ایسا مشغول کر دے مفلسی میں کہ تو اسکا جبران نہ کرے, ایسی بلا میں مبتلا کر دے کہ تو اسے نہ چھپائے اور ایسے فاقہ میں کہ تو اسکا علاج نہ کرے اور ایسی بیماری میں کہ تندرستی نہ دے اور ایسی ذلت کہ عزت نہ دے اور ایسی بیچارگی کہ اسکا ازالہ نہ ہو۔

پروردگار ذلت نفس اسکا نصب العین قرار دے (اسکے ہر منصوبہ میں اسکو ذلت ورسوائی ہو) فقر و مفلسی اس کے گھر میں داخل کر دے, بیماری و درد اس کے جسم میں داخل کر دے, تاکہ وہ ہمیشہ فقر و مفلسی اور درد و بیماری میں ایسا مشغول رہے کہ وہ میری طرف سے غافل ہو جائے۔ میری یاد اس کے دل سے نکال دے جیسا کہ تو نے اس سے اپنی یاد نکال دی ہے۔ مجھ کو تکلیف دینے سے اس کے کان, آنکھ, زبان, اور ہاتھ پیر اور دل اور تمام اعضاء و جوارح کو روک دے اور اس پر ان سب میں بیماری داخل کر دے اور اس کو شفا نہ دے, تاکہ تو اس کے لئے ایسا مشغلہ قرار دے کہ وہ اس وجہ سے مجھ سے غافل اور میرے ذکر سے غافل رہے۔ تو میرے لئے کافی ہو جااے کفایت کرنے والے کہ تیرے علاوہ کوئی کافی نہیں ہے۔ بیشک تو کافی ہے تیرے علاوہ کوئی کافی نہیں ہے۔ تو کشادگی دینے والا ہے, تیرے علاوہ کوئی کشادگی دینے والا نہیں ہے۔ تو فریاد رس ہے۔ تیرے علاوہ کوئی فریاد رس نہیں ہے۔ تیری پناہ کے علاوہ کوئی پناہ نہیں ہے۔ وہ ناکام

ہوا جس کی پناہ گاہ تیرے علاوہ کوئی ہوا اور جسکا فریادرس تیرے علاوہ ہوا, اور جس کی فریاد تیرے علاوہ کی طرف ہوئی, اور جسکا فرار تیرے غیر کی طرف ہوا اور پناہگاہ تیرے غیر کی طرف اور اس کی نجات مخلوق کی طرف ہوئی تیرے علاوہ۔

تو میرا بھروسہ, میری امید, مقام فریاد, مقام فرار, ملجا و نجات کا مقام ہے۔ میں تجھ سے ہی فتح چاہتا ہوں, تجھ سے ہی کامیابی چاہتا ہوں۔ میں محمد و آل محمد ﷺ کے ذریعہ تیری طرف متوجہ ہوں, متوسل ہوں اور ان کی سفارش لایا ہوں۔ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں اے اللہ اے اللہ اے اللہ کہ حمد تیرے لئے ہے اور تیرے لئے شکر ہے اور تیری طرف فریاد ہے اور تو وہ ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے۔ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں اے اللہ اے اللہ اے اللہ محمد و آل محمد ﷺ کے حق کے واسطے سے کہ تو درود نازل کر محمد و آل محمد ﷺ پر اور مجھ سے غم و الم و مصیبت دور کر دے۔ میرے اس مقام میں جیسا کہ تو نے اپنے نبی ﷺ سے ان کے غم و الم و کرب کو دور کیا۔ اور تو کافی ہوا ہے ان کے لئے دشمن کے خوف کو دور کرنے, دشمن کا خوف مجھ سے دور کر دے جیسا کہ تو نے ان سے دور کیا ہے اور میرے لئے کشادگی قرار دے جیسی تو نے ان کے لئے قرار دی ہے اور میرے لئے کافی ہو جا جیسا کہ تو ان کے لئے کافی ہوا ہے۔ مجھ سے دور کر دے اس خوف کو جس سے میں ڈرتا ہوں اور اس مشقت سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور اس غم کو جس سے میں ڈرتا ہوں۔ بغیر میرے نفس پر مشقت کے, میری حاجتوں کو پورا کرنے کا ذمہ دار ہو جا اور کافی ہو جا ان امور میں جو اہم ہوں میری آخرت اور دین کے امر میں۔

اے امیر المومنین ع اور اے ابا عبداللہ ع آپ پر میری طرف سے اللہ کا سلام ہو ہمیشہ ,

جب تک میں زندہ رہوں اور رات دن باقی رہیں ۔ پروردگار قرار نہ دے اس کو میری آپ دونوں کی آخری زیارت اور اللہ میرے اور آپ دونوں کے درمیان جدائی نہ ڈال دے ۔

پروردگار مجھے زندگی دے جیسی زندگی محمد ﷺ اور ان کی زریت کی ہے اور مجھ کو موت دے ان کی موت کی طرح اور مجھ کو وفات دے ان کی ملت پر اور مجھ کو محشور کر ان کے زمرہ میں اور جدائی نہ ڈال میرے اور ان کے درمیان چشم زدن کے لئے بھی دنیا و آخرت میں ۔

اے امیر المومنین ع اور اے ابا عبداللہ ع میں آپ کی خدمت میں آیا ہوں زائر کے عنوان سے اور اللہ کی طرف توسل کرتے ہوے جو میرا اور آپ کا رب ہے اور اس کی طرف متوجہ ہوں آپ دونوں کے ذریعہ اور شفاعت چاہتا ہوں آپ سے اللہ کی طرف اپنی اس حاجت میں لہذاء آپ دونوں شفاعت کریں میری کہ آپ دونوں کے لئے مقام محمود ہے اللہ کے نزدیک اور عزت کا درجہ اور بلند مرتبہ ہے اللہ کی بارگاہ میں اور آپ اللہ کا وسیلہ ہیں ۔ میں آپ کی زیارت سے لوٹ رہا ہوں اس انتظار میں کہ میری حاجت پوری ہوگی اور کامیابی ملے گی اللہ کی طرف سے , آپ دونوں کی شفاعت سے ۔ اے پروردگار میں نا امید نہ ہوں اور میرا لوٹنا ناکامی اور نقصان والا لوٹنا نہ ہو, بلکہ میرا لوٹنا کامیابی, کامرانی, رستگاری اور رجحان والا لوٹنا ہو میری تمام حاجتوں کے پورا ہونے کے ساتھ , اور میرے لئے شفاعت کیجئے اللہ کی بارگاہ میں , میں لوٹوں اس پر جو اللہ کی مرضی ہے, کوئی قدرت و طاقت نہیں ہے سوائے اللہ کے ۔ میں اپنے امور کو اللہ کو سونپے ہوے ہوں , میری پناہ اللہ ہے , اللہ پر توکل کرتے ہوئے ۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ میرے لئے کافی ہے ۔ اللہ سنتا ہے اس کی آواز کو جس نے دعاء کی ۔ میرے لئے اللہ کے علاوہ اور آپ کے علاوہ اے میرے سردار کوئی نہیں ہے ۔

جو کچھ اللہ نے چاہا وہ ہو گیا اور جس کو اس نے نہیں چاہا, وہ نہیں ہوا۔ کوئی قدرت و طاقت نہیں رکھتا سوائے اللہ کے۔ میں آپ دونوں کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔ اللہ قرار نہ دے میرے لئے یہ آخری زیارت۔ میں لوٹ رہا ہوں اے میرے سردار اے امیرالمومنین ع اور میرے مولا اے ابا عبداللہ ع اے میرے سردار, میرا مسلسل سلام ہو آپ دونوں پر شب و روز اور سلام پہنچتا رہے آپ دونوں تک, آپ دونوں سے پوشیدہ نہ رہے میرا سلام انشاء اللہ۔ میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں آپ دونوں کے حق کے واسطے سے کہ وہ یہی چاہے اور کرے, وہ حمید و مجید ہے۔

میں لوٹ رہا ہوں اے میرے سردار آپ سے توبہ کرتے ہوئے, حمد پروردگار کرتے ہوئے, شکر کرتے ہوئے, امید لگائے ہوئے قبولیت کی بغیر مایوسی اور قنوطیت کے۔ دوبارہ پلٹنے والا ہوتے ہوئے آپ کی زیارت کے لئے بغیر منحرف ہوئے آپ دونوں کے زیارت اور ذات سے, بلکہ لوٹنے والا ہوں انشاء اللہ۔ اور کوئی طاقت و قدرت نہیں ہے سوائے اللہ کی۔

اے میرے سردار میں آپ دونوں کی طرف راغب ہوں اور آپ کی زیارت کی طرف, بعد اس کے کہ میں نے اہل دنیا کو آپ سے اور آپ کی زیارت سے بے رغبت دیکھا لہذا اے پروردگار مجھ کو میری امیدیں ناکام نہ کرے جو میں نے آپ دونوں کی زیارت سے امید کی ہے۔ بیشک وہ قریب اور دعاء کا قبول کرنے والا ہے۔ (دعاء کا ترجمہ ختم ہوا)

امام صادق علیہ السلام کا ارشاد:

صفوان نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس دعاء اور

زیارت کو پابندی سے پڑھو۔ میں اللہ کی بارگاہ میں اس شخص کے لئے ضامن ہوں جو اس دعاء یا زیارت کو نزدیک یا دور سے پڑھے، اس کی زیارت قبول، اس کی کوشش مقبول اور اس کا سلام آنحضرت ﷺ تک پہنچے گا۔ اس کی حاجت پوری ہوگی اللہ کی طرف سے جب بھی دعاء کرے گا اور جیسی بھی حاجت ہو ناامید نہ ہوگا۔ اے صفوان میں نے اس زیارت کو اسی ضمانت کے ساتھ پایا ہے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد علی ابن الحسین ع سے اسی ضمانت کے ساتھ، اور امام حسین ع سے اسی ضمانت کے ساتھ اور امام حسین ع نے امام حسن ع سے اسی ضمانت کے ساتھ اور امام حسن ع نے امیر المومنین ع سے اسی ضمانت کے ساتھ اور امیر المومنین ع نے رسول اللہ ﷺ سے اسی ضمانت کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل سے اسی ضمانت کے ساتھ اور جبرئیل نے اللہ سے اسی ضمانت کے ساتھ اور پروردگار نے اپنی ذات کی قسم کھا کر فرمایا کہ جو شخص یہ زیارت کرے امام حسین علیہ السلام کی نزدیک یا دور سے اور یہ دعاء پڑھے تو میں اسکی زیارت کو قبول کرتا ہوں اور اس کی جتنی خواہشیں ہوں قبول کرتا ہوں اور اس کے مقاصد کو عطا کرتا ہوں۔ وہ واپس نہیں ہوتا میرے پاس سے ناامیدی ونقصان کے ساتھ، بلکہ واپس کرتا ہوں اس کو خنکی چشم کے ساتھ، حاجت برآنے، جنت کے ملنے اور دوزخ سے نجات کی بناء پر اور اس کی شفاعت کو قبول کرتا ہوں جس کے حق میں شفاعت کرے۔ حضرت فرماتے ہیں سوائے ہم اہل بیت ع کے دشمن کے کہ اس کے حق میں قبول نہیں ہوتی۔ اللہ نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے اور ہم کو گواہ بنایا ہے اس پر جس کی گواہی ملائکہ نے دی۔

صفوان نے کہا امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اے صفوان جب تم کو اللہ سے کوئی

حاجت پیش آئے تو یہ زیارت کرو جہاں کہیں ہو اور اس دعاء کو پڑھو۔ اللہ سے اپنی حاجت طلب کرو اللہ اس کو پورا کرئے گا, اور اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے جو اس نے اپنے رسول ﷺ سے جود و امتنان کے لئے کیا ہے۔ والحمد للہ۔

ثقہ صالح متقی حاج ملا حسن یزدی جو نجف اشرف کے بہترین مجاورین میں سے تھے اور برابر عبادت و زیارت میں مشغول رہا کرتے تھے نقل کیا ہے, ثقہ امین حاجی محمد علی یزدی سے جو فاضل و صالح آدمی تھے اور راتیں یزد کے باہر قبرستان میں جہاں صالحین دفن ہیں اور مزار کے نام سے مشہور ہے گزارتے تھے۔ ان کا ایک پڑوسی تھا جو ان کے ساتھ بچپن سے پلا بڑا تھا, ساتھ مدرسہ بھی جاتے تھے۔ جب وہ بڑا ہوا تو اس نے ٹیکس وصول کرنے کا کام اختیار کیا۔ جب اس کا انتقال ہوا تو اسی قبرستان میں اس مقام سے قریب جہاں یہ صالح شخص رات گزارتا تھا دفن کیا گیا۔ دفن کے ایک مہینہ کے اندر ہی اس کو خواب میں دیکھا کہ بہترین حالت میں ہے۔ اس سے سوال کیا کہ میں تیری ابتداء و انتہا اور ظاہر و باطن کو جانتا ہوں۔ تو ایسے لوگوں میں سے نہیں تھا کہ جن کے تعلق سے یہ کہا جائے کہ ان کا باطن اچھا ہے اور تیرا مشغلہ بھی عذاب ہی کا مقتضی تھا۔ تو کس عمل کی وجہ سے اس منزل تک پہنچ گیا؟ اس نے کہا کہ جو تو نے کہا ویسا ہی ہے, میں سخت ترین عذاب میں تھا وفات کے روز سے کل تک۔ کل رات استاد حداد کی بیوی کا انتقال ہوا, اس کو اس جگہ دفن کیا گیا جو اس قبر سے ۵۰ گز دور ہے۔ اس رات امام حسین علیہ السلام نے تین مرتبہ اس کی زیارت کی۔ تیسری مرتبہ اس مقبرے سے عذاب کے اٹھانے کا حکم دیا تو میری حالت بہتر ہوئی اور میں وسعت نعمت میں آ گیا۔

وہ خواب سے حیرانی میں بیدار ہوا, وہ استاد حداد کو بھی نہیں جانتا تھا۔ لوگوں سے حداد کا پتہ معلوم کیا اور انتقال و دفن کے تعلق سے تصدیق کے بعد, حداد سے اسکی بیوی کے تعلق سے سوال کیا کہ کیا وہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو گئی تھی ؟۔ اس نے کہا؛ نہیں, کیا ذکر مصائب کرتی تھی ؟ کہا: نہیں, کیا مجلس عزاء برپا کرتی تھی ؟, کہا نہیں۔

حداد نے اس سے سوال کیا: کیا معلوم کرنا چاہتے ہو؟۔ اس نے اپنا خواب بیان کیا۔ یہ سن کر استاد حداد نے کہا: **وہ زیارت عاشورا پڑھنے کی پابند تھی جس کے طفیل یہ مقام عطا ہوا۔**